جلد ۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۸ء نمبر ۶

فدائی صداقتوں کا جلوہ گاہ

الحکم کے چوتھے نمبر میں مندرجہ بالا نام کے رسالہ کا نمونہ شائع کیا گیا تھا۔ اور احباب کی تحریک پر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۸۰۰ درخواستیں پوری ہو جانے پر اسے کتابی صورت میں شائع کر دیا جاوے گا۔ نیز یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ ایسی تعداد ہے کہ ہماری جماعت کے مخلص احباب میں سے صرف ۸۰ آدمی اس کو پورا کر سکتے ہیں جو دس دس جلدیں خرید لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جان نثار خدام آپ کی تحریروں اور ملفوظات کی اشاعت میں مالی قربانی کے لیئے ہر وقت تیار اور آمادہ رہتے ہیں اس اعلان کے شائع ہوتے ہی اور سب سے پہلے (۱) مکرمی ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی و آنریری مجسٹریٹ نے دس جلدوں کی درخواست بھیجدی۔ ان کے بعد (۲) سلسلہ کے ایک سرگرم فدائی منشی ہاشم علی صاحب (جو ہر ایک تحریک میں سب سے اول حصہ لینے کے لیئے تیار رہتے ہیں باوجودیکہ وہ ایک غریب آدمی ہیں مگر سلسلہ کے لیے خدا تعالیٰ نے ان کو ہمت و بسیع دل دیا ہے) نے دس جلدوں کی درخواست بھیجدی۔ ابھی گویا انہی بزرگوں میں سے دو نے پیش قدمی کی ہے اور مطلوبہ تعداد کا چالیسواں حصہ ہے۔ اگر یہی رفتار رہی تو دس مہینوں میں جا کر یہ تعداد پوری ہوگی احباب یاد رکھیں کہ جب تک یہ تعداد پوری نہ ہوگی یہ رسالہ طبع نہیں ہو سکے گا۔ پس اس کی اشاعت میں توقف کے موجب وہ آپ ہوں گے۔ میرے خیال میں اگر پوری توجہ کی جاوے تو مارچ ۱۹۱۸ء میں ہی یہ تعداد پوری ہو جاوے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رسالہ احمدی خاتون

الحمد للہ رسالہ احمدی خاتون پریس میں جا رہا ہے اور طبع ہونا شروع ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے اس کے بعد اشاعت کی توقع ہے چونکہ اس کا بھی رہا بی

معمولی پرچہ بھیجا جانا ابھی منظور نہیں ہوا۔ اس لیئے یہ رسالہ فروری اور مارچ ۱۹۱۸ء کی یکجائی اشاعت ہوگی۔ ایڈیٹر۔

لوں گا حاشا یہ ہماری شان نہیں پھر مزاح میں
کہا کہ اب اللہ نے تم پر مجھکو قادر کر دیا بولی کہ تم سے
تو یہ امید نہ تھی انہوں نے استرہ اس کے آگے
ڈال دیا۔

حضرت خبیب کی باتوں کا اس پر خاص اثر
ہوا۔ کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی
نہ دیکھا۔ میں نے ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ
دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں انگور کی فصل بھی نہ
تھی اس کے علاوہ وہ بندھے ہوئے تھے
اس لیے وہ یقیناً خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو
خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا

شہادت | حضرت خبیب کے قتل میں بڑا
اہتمام کیا گیا تھا۔ حرم سے باہر تنعیم میں سولی
لٹکائی گئی کثرت سے آدمی جمع کیے گئے۔ مرد
عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ امیر و غریب۔ وضیع
و شریف غرض ساری خلقت تماشائی تھی
لوگ عقبہ کے گھر ان کو لینے کے لیے آئے۔
فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ۔ دو رکعت نماز پڑھ لوں۔
زیادہ پڑھوں گا تو تم کہو گے کہ موت سے گھبر
کر بہانہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر
مقتل کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں کہتے
تھے اللھم احصھم عددا واقتلھم
بددا ولا تبق منھم احدا پھر یہ چند شعر
پڑھتے ہوئے ایک بڑے درخت کے نیچے پہنچے

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

(۶۶)

یہ جو کچھ ہو رہا ہے خدا کی محبت میں اگر وہ چاہے
تو ان کٹے ٹکڑوں میں برکت نازل کرے گا

ولست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

اگر مسلمان رہ کر میں مارا جاؤں تو ۔
مجھے غم نہیں کہ کس پہلو پر خدا کی راہ میں پچھاڑا جاتا ہوں

آہ! یہ کیسا عجیب منظر تھا۔ اسلام کے ایک آوارہ
وطن فرزند پر غربت میں کیسے ظلم و ستم ہو رہے
تھے۔ بلکہ کفر کا خونی قاتل توحید کو کس کس طرح
ذبح کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ تھا لیکن مجسمۂ اسلام
پیکر صبر و رضا بنا ہوا تھا۔ مسیح ناصری سے اس
فرزند توحید کا مقابلہ کرو تو اسلام و نصرانیت کی
اخلاقی تعلیم پر صاف روشنی پڑے گی۔ وہاں
ایلی ایلی لما سبقتنی (اے خدا تو نے مجھے کیوں
چھوڑ دیا) زبان پر تھا اور یہاں خدا کی رضا جوئی
میں اطمینان و مسرت کا اظہار تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فاجعہ عظمی کی
خبر وحی کے ذریعہ سے ہوئی۔ فرمایا اے خبیب
تجھ پر سلام۔ پھر عمرو بن امیہ ضمری کو بھیجا
کہ اس شہید وفا کی لاش کا پتہ لگائیں۔ عمرو
رات کو سولی کے پاس ڈرتے ڈرتے گئے اور
درخت پر چڑھ کر رسی کاٹی جسد اطہر زمین پر گرا۔ چاہا کہ اتر کر اٹھائیں
لیکن یہ جسم زمین کے قابل نہ تھا۔ فرشتوں نے اٹھا کر اس مقام
پہنچایا جہاں شہیدان راہ خدا کی روحیں رہتی ہیں۔ عمرو کو سخت
حیرت ہوئی بولے کہ کیا زمین تو نہیں نگل گئی۔

قتل کرتے وقت مشرکین نے قبلہ رخ ہو کر کیا تھا لیکن چہرہ
قبلہ کی طرف رخ کر چکا تھا وہ کسی دوسری طرف کیونکر جھک سکتا تھا
باربار مشرکین نے پھیرنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ حضرت خبیب نے جو دعا کی تھی اس کا اثر ایک سال کے اندر ظاہر ہو گیا۔ جو لوگ ان کے قتل میں شریک تھے نہایت بیکسی کی حالت میں مارے گئے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ٭ چندان اماں نداد کہ شب را سحر کند ٭

مکتوبات احمدیہ

الحکم کے لیئے یہ ابدی اور غیر فانی فخر خدا کے فضل و کرم سے رہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات۔ ملفوظات۔ مکتوبات۔ الہامات اور تاریخ سلسلہ کا وہ سب سے پہلا امین ہے۔ میں کوشش کرتا رہتا ہوں گا اپنی زندگی بھر اس فخر کو اپنے ساتھ مخصوص رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابھی بہت سے مکتوبات ہیں جو کبھی شائع نہیں ہوئے یا ان کو کسی نے جمع نہیں کیا بہت سی تقریریں اور اکثر تحریریں ایسی ہیں جو پبلک میں طبع ہو کر نہیں آئیں۔ میں جو ان باتوں کا شیدائی ہوں الحکم کے اس دور جدید میں اس کی ترتیب کا جزو اعظم بھی رکھنا چاہتا ہوں۔ جو عنوان الحکم میں قائم کیئے گئے ہیں اس کی موجودہ ضخامت اور اخبار کے موجودہ مشکلات اجازت نہیں دیتے کہ ہر ایک اشاعت میں وہ سب آجاویں اس لیئے وقتاً فوقتاً وہ درج ہوتے رہیں گے۔

آج اس عنوان کے تحت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو مکتوب درج کرتا ہوں ایک مکرمی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ کے نام ہے یہ سیٹھ صاحب حضرت اقدس علیہ السلام کے نہایت ہی مخلص اور جاں نثار خادم تھے سیٹھ صاحب کا تذکرہ انشاء اللہ الحکم میں آئے گا۔ دوسرا مکتوب میرے مکرم و محترم بھائی صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی و نعمانی کے نام ہے۔ صاحبزادہ صاحب کئی سال کے بعد قادیان تشریف لائے ہیں وہ السابقون الاولون میں سے ہیں اور حضرت اقدسؑ کے ساتھ آپ کو ایک خاص محبت و فدائیت تھا۔ الحکم کے ساتھ بھی صاحبزادہ صاحب کو بہت تعلق رہا ہے۔ جبکہ الحکم بھی ایک عرصہ کی غیر حاضری کے بعد حاضر ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی صاحبزادہ صاحب دارالامان میں وارد ہو گئے ہیں میں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات میں سے ایک ان کے نام کا بھی درج کر دوں مکتوب مختصر ہے لیکن وہ صاحبزادہ صاحب کے اخلاص و وداد کا ایک سارٹیفکیٹ ہے

(ایڈیٹر)

(صاحبزادہ صاحب کے نام)

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ نیز ایک دستار ہدیہ آں مخدوم پہونچا حقیقت یہ عمامہ نہایت عمدہ و خوبصورت ہے جو آپ کی دلی محبت کا جوش اس سے مترشح ہے اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے آمین اور اب یہ عاجز شاید ہفتہ عشرہ تک اس جگہ ٹھہرے گا زیادہ نہیں والسلام ۹ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء

(یہ گرامی نامہ ان ایام کا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی بیعت کے لیئے بھی اعلان نہیں کیا تھا اور صاحبزادہ صاحب کا تعلق اس سے بھی پہلے کا ہے کیونکہ ۱۸۸۳ء کے بعض مکتوب بھی میرے پاس ہیں۔ ایڈیٹر)

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

مومن کی امید وسیع ہو

مخدومی مکرمی سیٹھ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ پہنچا آپ بکلی مطمئن رہیں آپ کے لیئے اس قدر دعا کی گئی ہے کہ جو دنیا میں ایک بڑے خوش نصیب کے لیئے ہو سکتی ہے خداوند عزوجل غفور رحیم ہے اس کی درگاہ سے بڑی امید ہے لیکن ضرور ہے کہ درمیان میں کچھ تشویش لاحق حال ہو جب تک خدا تعالیٰ کا وہ مقرر کردہ دن آجاوے - اسلیئے بڑے استقلال اور قوت اور مردانگی سے ایسی تشویش کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

انسان دنیا طلبی کی حالت میں ضرور ہے کہ دل کا کمزور ہوتا ہے اور حقیقت میں جس قدر خدا تعالےٰ پر ایمان کمزور ہوتا ہے اسی قدر دل کو مصائب پیش آمدہ کے صدمہ پہنچتا ہے اور اسی نومیدی طاری ہوتی ہے سو ایسا نہیں کرنا چاہیئے - آپ کے لیئے خدا تعالیٰ نے مبشر الہام صادر فرمایا ہے اور خدا کا کلام غلط نہیں جاتا - میرا یہ حال ہے کہ اگر دنیا کے تمام بادشاہ متفق ہو کر ایک وعدہ کریں تو میں اس وعدہ کو کچھ یقینی نہیں سمجھتا - کیونکہ ممکن ہے قبل ایفاء وعدہ کے وہ لوگ مرجائیں یا ایفاء پر قادر نہ ہو سکیں اور مجبور رہیں مگر خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے -

مجھے معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کس راہ سے اور کس طور سے ان غموم سے آپ کو نجات دے گا اور نہ ابھی تک یہ معلوم ہے کہ وہ وقت کب ہو لیکن کسی قدر مدت کی بات ہے کہ اس خداوند قادر کی طرف سے یہ وعدہ ہے **والکریمُ اِذا وَعَدَ وَفیٰ** اسلیئے آپ جوانمردی سے اس ذوالجلال کے وعدہ کے منتظر رہیں اور کسی کی بے التفاتی پر کچھ بھی پروا نہ کریں - جس طرح بارش نا معلوم آتی ہے نہیں معلوم ہوتا کہ کب بادل ہوگا اور کب مینہ برسے گا - اسی طرح خدا کا فضل بھی چور کی طرح آتا ہے پورے استقلال اور استقامت سے منتظر رہنا چاہیئے بلکہ بہت خوش رہنا چاہیئے - کہ خدا کا وعدہ ہے نہ انسان کا - اگر آپ دیکھیں کہ میں آگ میں پڑ گیا ہوں یا پڑتا ہوں تب بھی آپ خوش رہیں کیونکہ جس نے یہ آگ پیدا کی ہے وہ ایک دم میں اس کو بجھا سکتا ہے دنیا میں اس بات کو خوب سمجھتا ہوں کہ کیونکر وہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اس لیئے میں آگ میں بھی پڑ کر اس کو بہشت تصور کرتا ہوں تمام دکھ اسباب سے ہوتے ہیں جب انسان نہیں جانتا کہ یہ تکلیفیں کیوں آتی ہیں ؟ اور کیونکر دور ہو سکتی ہیں ؟ مگر جب خدا تعالیٰ کی آوازیں خبر دیتی ہیں کہ یہ تکلیفیں اسکی طرف سے ہیں اور اسکے ارادہ کے ساتھ معاً نیست و نابود ہو جاتی ہیں تو کیوں غم کیا جائے - باقی خیریت ہے اسوقت قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے قریباً دو کوس کے فاصلہ پر اور قادیان اسوقت ایک کشتی کی طرح ہے جس کے اردگرد سخت طوفان ہے اور وہ دریا میں چل رہی ہو ہر ایک ہفتہ میں شاید بیس ہزار کے قریب آدمی مر جاتا ہے خدا نے پیشگوئی ظہور کر دیا کہ اسوقت تمام طاعون پھیلیگی

والسلام - خاکسار غلام احمد ۳ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

کلیات حامد

حضرت میر حامد شاہ صاحب کا نام نامی میری کسی معرفی کا محتاج نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے ساتھ محبت و اخلاص کے لیے ان میں عاشقانہ روح ہے - اور وہ جماعت کے لیے ایک نمونہ کی زندگی رکھنے والے بزرگ ہیں ان کے کلام میں نثر ہو یا نظم ایک تاثیر اور درد ہوتا ہے - مختلف رسالے انہوں نے عرصہ ہوا لکھے تھے -

حضرت شاہ صاحب قبلہ نے چاہا ہے کہ الحکم کی اعانت کے لیے وہ ایک خیر جاریہ کے طور پر مجھے مدد دیں اس مقصد کے لیے انہوں نے کلیات حامد کی طبع اور تالیف کا کام میرے حوالہ کر دیا ہے - اس میں حضرت شاہ صاحب کی تمام تصانیف مجموعی طور پر ہوں گی - اور دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء تک کا کام کلام منظوم بھی درج ہوگا - اس کے طبع کے کل اخراجات حضرت شاہ صاحب اپنی جیب سے ادا کریں گے - اور اس کی آمدنی الحکم کی اعانت میں خرچ ہوگی - حضرت شاہ صاحب کا یہ طریق اعانت الحکم نہایت قیمتی ہے اور دوسرے احباب کی بھی خاص توجہ کا محتاج ہے اس میں حضرت شاہ صاحب کی بڑی بڑی مندرجہ ذیل کتابیں اور مضامین آجائیں گی - بیکیر اسلام القول الفصل - جنگ مقدس کا فوٹو - تفہیم حق - مسئلہ تصویر - عبد مومن - ضرورت مجدد - پنج ارکان منظوم وغیرہ پوری فہرست مضامین نظم و نثر کی عنقریب بشائع کر دی جائینگی انشاء اللہ العزیز احباب اس کے متعلق درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجنی شروع کر دیں - اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے کلیات حامد کا کام سیرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے نمبر کی اشاعت کے بعد شروع ہو سکے گا - و باللہ التوفیق

معاونین و انصار الحکم

الحمد للہ کہ الحکم کی قبولیت بڑھ رہی ہے اگرچہ اس کا کوئی خاص اعلان نہیں کیا گیا اور ہمارے معاصرین نے بھی پسند فرمایا کہ الحکم انکی کسی تحریک یا اعلان کا رہین منت نہ ہو - اسوقت تک الحکم کے قدیم سرپرست اپنی توجہ اسکی اعانت و نصرت کی طرف مبذول کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ انکی جزا ہو کر

ہفتہ مندرجہ ذیل احباب نے اسکی اعانت میں حصہ لیا -

(۱) خان صاحب میاں عبداللہ خان صاحب خلف الرشید حضرت نواب محمد علی خان صاحب قبلہ　بیس روپیہ سالانہ عنہ

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے　دس روپیہ سالانہ عنہ

(۳) خان صاحب میاں عبدالرحمن خان صاحب خلف الرشید حضرت نواب صاحب قبلہ - دس روپیہ سالانہ (ادا کر دیئے)

(۴) چودھری فتح محمد خان صاحب سیال مشنری سکرٹری ترقی اسلام دس روپیہ سالانہ

(۵) حضرت مولوی شیر علی صاحب ایڈیٹر ریویو - دس روپیہ سالانہ

اس طرح پر معاونین درجہ اول کی تعداد ۲ اور درجہ دوم کی ۳ ہے احباب کو بہت جلد اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات

(نصائح از حضرت مسیح موعودؑ)

عزیزان بے خلوص و صدق نکشائند راہ را
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا اس میں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے۔ جن سے وہ راضی ہو جاوے۔ آج تم تھوڑے ہو۔ اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی۔ کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے۔ اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑینگی۔ اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا۔ وہ خیال کریگا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئینگے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اسوقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائینگے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی۔ جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی ؛

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو۔ کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے۔ تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے۔ تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا ہم کیونکر خدا تعالےٰ کو راضی کریں۔ اور کیونکر ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے بارہا مجھے یہی جواب دیا کہ تقوے سے سو اے میرے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالےٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بنجاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے۔ تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور اور اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے۔ اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ۔ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے۔ اور پھر تم کاٹے جاؤ ؛

پھر بعد اسکے کوشش کرو۔ اور نیز خدا تعالےٰ سے قوت اور ہمت مانگو۔ کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہونچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے۔ اور دل تک ہی

محدود رہے۔ اور تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اسکے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو۔ کہ قرآن کریم میں پانچسو کے قریب حکم ہیں۔ اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔ اور جسقدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ۔ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔

اگر نجات چاہتے ہو۔ تو دین العجائز اختیار کرو۔ اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ۔ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائیگا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالےٰ کی عبادت مت کرو۔ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو۔ کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے طیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو!! خدا تعالےٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بنکر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضا کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔

سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کیا اسکے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے۔ گویا خدا نہیں تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے۔ اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے۔ اور قریب قریب دہریہ کے پہونچا دیتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور ایسا دل پیدا کرو۔ جو غریب اور مسکین ہے۔ اور بغیر چون وچرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنے والدین کی باتوں کو مانتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہونچا دیتی ہیں۔ ان کی طرف کان دھرو۔ اور انکے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو۔ بلکہ اسکی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے کہ بغیر ضرورت کے نامحرم کی طرف نظر مت اٹھاؤ نہ شہوت سے نہ بغیر شہوت کے۔ بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھ بند کرکے اپنے تئیں ٹھوکر

تعلیم العقاید والاعمال پر خطبات

(نمبر ۲)

الحکم نمبر ۳ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ایک خطبہ درج کیا گیا تھا۔ آج اسی سلسلہ میں دوسرا خطبہ بھی معزز ہمعصر الفضل سے لیکر درج کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ کے خطبات انشاء اللہ بہت جلد ایڈیٹر الحکم کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہی شایع ہونے لگیں گے۔ ایڈیٹر

کامیابی کے لئے صحیح ذرائع کی ضرورت ہے

از امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ

فرمودہ ۱۵ر فروری ۱۹۱۸ء

ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ والمسٰکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ؏ (النور ۳)

میں نے پچھلے دو جمعوں میں اس امر کے متعلق بیان کیا کہ مومن کو اپنے ایمان کی درستی کے لئے نہ صرف اپنے اعمال پر اجمالی طور پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ بلکہ تفصیلی طور پر دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر دفعہ محض اجمالی نظر پر اکتفا کرنا تفصیل میں جاکر غلطیاں پیدا کر دیتا ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اجمال میں تو ایک بات درست نظر آتی ہے۔ مگر تفصیل میں جاکر اس میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور جب تک تمام ذرایع صحیح اور پورے نہ ہوں۔ اسوقت تک نتایج غلط یا ناقص نکلا کرتے ہیں۔ اور جب تفصیل سے دیکھا جائے تو نقائص نظر آجاتے ہیں ؎

مثلاً کوئی بیمار ہو جو اپنی عام کمزوری کو دیکھ کر بغیر کسی طبیب کو دکھلائے جو کامل طبی معائنہ کرے۔ اور مریض کے ہر ایک عضو کو دیکھ کر نقص کا پتہ لگائے۔ اور پھر علاج کرے۔ ایک مقوی دوائی شروع کر دے۔ مگر باوجود اس دوائی کے اس کی طاقت بحال نہ ہو تو اس دوائی کا کچھ قصور نہیں مثلاً فرض کرو کمزوری تو ہے قلب میں۔ اور وہ دوائی یا علاج ہے جگر کا۔ یا مرض ہے کان سے متعلق اور دوائی ڈالی گئی آنکھ میں تو مرض کیونکر دور ہو سکتا ہے یا اسی طرح کسی اور عضو میں تکلیف ہو۔ لیکن علاج ان کی بجائے کسی اور کا کیا جائے تو صحت نہیں ہوگی۔

(۵۹)

صحت اسوقت ہوگی جبکہ اصل نقص کو معلوم کرکے علاج کیا جائیگا یا کسی خاص عضو میں مرض ہوگا۔ اور انسان اس کا پتہ لگائیگا۔ اور پھر علاج کریگا۔

اسی طرح ایک ایسا انسان جو اپنے ایمان میں نقص دیکھتا ہے وہ خیرات میں ترقی کرتا ہے۔ اور دس روپیہ کی بجائے بیس روپے خیرات کرتا ہے۔ لیکن فرض کرو کہ اس کے ایمان میں جو کمی ہے وہ صدقہ نہ دینے کی وجہ سے نہیں بلکہ فرائض میں کوتاہی کے سبب سے ہے۔ تو اس کی کوشش رائیگاں جائیگی یا کسی اور عمل کے ترک کرنے کی وجہ سے ہو۔ مگر وہ فرائض کے ماسوا نوافل اور تہجد کا ہی بہت اہتمام کرتا ہو

ان اعمال کا نتیجہ کسی اور رنگ میں تو اُسے ملیگا مگر یہ نہیں
ہو سکتا۔ کہ وہ اصلی نقص جسکے باعث اُسے ایمانی لذت
میں کمی ہے۔ وہ دور ہو۔ وہ اسطرح رہیگی۔

میرے پاس بہت سی شکایات اس قسم کی باہر
سے آئی ہیں۔ اور یہاں بھی سنی ہیں میں نے ان کو پسند
کیا کہ اس امر کے متعلق بتاؤں کہ ایمان کس طرح کامل
ہوتا ہے۔ اور ایمانی سرور اور لذت کس طرح حاصل ہو
سکتی ہے ؛

پس یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی امراض میں بھی اسی
طرح شفا حاصل ہوتی ہے جس طرح جسمانی امراض سے
میرے دونوں خطبوں سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ لوگ
کس طرح غلطی کھاتے اور نقصان اٹھاتے ہیں دیکھا جاتا (۶۰)
ہے کہ اگر ایک شخص اپنے میں خشیت الٰہی اور تقوی اللہ
نہیں پاتا۔ اور اس کو وہ اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ جو
ایمان کا نتیجہ ہے۔ تو وہ مثلاً نماز پر زیادہ بڑھنی شروع
کرتا ہے۔ صدقات میں بھی زیادتی کرتا ہے۔ لیکن ضرورت
یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ اصل نقص کیا ہے؟ نماز۔ روزہ
صدقہ۔ خیرات۔ ان میں ہر ایک ایمان کا جزو ہے
نہیں ہے کسی ایک پر بلا سبب زور دینا اصل نقص کو دور
نہیں کر سکتا۔ مثلاً آنکھوں میں سرمہ ڈالے اور درد ہو کان
میں تو کچھ نتیجہ نہ ہوگا یا انگلی میں درد ہو اور زنک لوشن
یا نیلا تھوتھا ڈالے آنکھ میں تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا
ضرورت تو مرض کے مطابق علاج کرنے کی ہے ؛

ایک عمارت جو اعلیٰ درجہ کی ہو۔ اس میں روشندان
ہو۔ منفذ تو ہو مگر شیشہ نہ لگائے گئے ہوں جنہیں سے
بارش کی بوچھاڑ اور ہوا کے جھونکے رک سکیں۔ اور صاحب
مکان خیال کرے کہ اس مکان کے گو در نہایت ؟ سب

چھت بھی بہت پختہ ہے۔ پھر ان باد و باران کے حملوں سے
کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ تو یہ اسکی غلطی ہے۔ کیونکہ اس کی
کی اصلاح گرڈروں وغیرہ کا مضبوط ہونا نہیں ہو سکتا۔ جو
سوراخوں میں شیشے نہ ہونے کی وجہ سے ہے ؛

اسی طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص نماز میں نہایت چست
ہو۔ روزوں میں باقاعدہ ہو۔ اور صدقہ و خیرات میں نہایت
پابند احکام شرع ہو تاہم اسکے ایمان میں کچھ کمی ہو۔ جسکو
وہ شخص محسوس کرتا ہو۔ اگر وہ تفصیلی طور پر اپنے اعمال پر
نظر ڈالیگا تو وہ معلوم کریگا کہ میرے فلاں حصہ ایمان میں
کمی ہے۔ اور وہ اس کی اصلاح کریگا۔ بعض دفعہ دیکھا
گیا ہے کہ صحیح تشخیص کے بعد تھوڑی دوائی ہی مرض کو دور
کر دیتی ہے۔ لیکن عدم تشخیص کی صورت میں ایک بڑی
قیمتی دوائی بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی ؛

اسی طرح گو وہ اعمال جن پر ایمان کی کمی محسوس کرتے ہوئے
لوگ زور دیتے ہیں کتنے ہی مفید اور اعلیٰ درجہ کے کیوں نہ ہوں
مگر ان نتائج میں وہ چیز حاصل نہیں ہوگی۔ جسکی کمی انہیں
محسوس ہوتی ہے۔ ہاں اتفاقاً کبھی تو صحیح نتیجہ نکل سکتا ہے۔
لیکن ہمیشہ نتائج صحیح مرتب نہیں ہو سکتے ؛

پس اگر ایمان کی تکمیل کی ضرورت ہے۔ تو انسان کو چاہیئے
کہ اپنے اعمال کی تفصیل پر نظر کرے۔ ہر ایک عمل کو لیکر اللہ تعالیٰ
کے احکام کو دیکھے کہ کیا میرا یہ عمل قرآن کے حکم کے مطابق
ہے یا خلاف؟ پھر دوسرے کسی عمل کو دیکھے۔ پھر تیسرے
کو دیکھے۔ مثلاً بخل ہے۔ ایک شخص زکوٰۃ تو مقررہ دیتا ہے
نماز روزہ کا بھی پابند ہے مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہوگا۔
کیونکہ بخل جو ہے وہ اس میں پایا جاتا ہے۔ جسکی قرآن پاک
مذمت کرتا ہے۔ کیونکہ بخل جو ہے وہ انسان کو منافقت
کی طرف لے جاتا ہے یا کوئی اور نقص ہو۔ وہ اور تو تمام احکام شرعیہ

پر عامل ہو۔ مگر ظلم کرتا ہو۔ تو وہ بھی ایمانی لذت سے محروم رہے گا۔ اور ایمان کا کمال پیدا نہیں کر سکیگا۔ اس کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے ایمان کا محاسبہ کرے اور دیکھے۔ کہ میرے ایمان میں کوئی کمی ہے ؛

غرض تفصیلات کے دیکھنے سے انسان میں بصیرۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کوئی انسان اعمال یا عقائد پر تفصیلی نظر کرتا ہے۔ تو اس کو وہ سوراخ نظر آجاتا ہے جسکے باعث اس کا ایمان ناقص ہوتا ہے۔ اسوقت وہ اسکی اصلاح کر لیتا ہے ؛

اسلئے اس تمہید کے بعد میں چاہتا ہوں کہ تفصیلی طور پر ایمان کے متعلق بتلاؤں۔ تفصیل دو قسم کی ہے (۱) اعمال میں (۲) عقاید میں۔ انمیں سے کسی ایک میں بھی نقص ہو۔ تو عرفان میں نقص ہوگا۔ ایمان صرف عقائد صحیحہ کا ہی نام نہیں۔ بلکہ اس میں اعمال صالحہ بھی داخل ہیں۔ دل میں عقیدہ ہو اور اس عقیدہ کا اظہار ہو۔ اور اسکے مطابق عمل ہو۔ یہ ایمان ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ آپ نے ان تینوں چیزوں کے مجموعہ کا نام ایمان رکھا ہے۔ پس ایمان جب ہی مکمل ہوگا جب تینوں حصے قائم ہوں۔ ایسی حالت میں انسان پر خدا کے عرفان کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اور وہ اس میں خدا کے جلال کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اسپر ایک موت وارد کیجاتی ہے ؛

ممکن ہے بعض لوگوں کو اس طریق سے مستثنیٰ کیا جائے اور خود خدا ان کو اپنی طرف کھینچ لے۔ مگر عام قاعدہ یہی ہے کہ ایمان کا حصول قواعد کے ماتحت ہوتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ پہلے دل میں عقائد پر یقین ہو۔ اور اس کا اظہار ہو۔ اور اسپر عمل ہو۔ ایک ایمان تو صرف مان لینے کا نام ہے۔ مگر میری ایمان سے مراد وہ ایمان ہے۔ جو ثمرات والا ایمان ہے۔ زبانی ایمان نہیں۔ اس درخت ایمان سے مراد ہے۔ جسکے ساتھ ضروری ہے کہ عقائد صحیحہ ہوں اظہار ہو۔ اور اعمال ہوں ؛

اب معلوم ہونا چاہیئے کہ تفاصیل میں بعض فروعات میں اور بعض اصول میں۔ فروعات کے نقائص اعلے مدارج میں روک ہوتے ہیں۔ لیکن اصول میں کمی آنا ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔ کیونکہ اصول سے تو ایمان پیدا ہوتا ہے۔ فروعات میں سے اگر کسی شخص میں کچھ نقص ہے۔ تو پھر مقابلہ اس طرح ہوگا کہ جتنی کسی فرع میں کمی ہوگی وہ اتنا ہی نیچے درجہ میں ہوگا۔ اور جس نے جسقدر فروعات کو پورا کیا ہوگا۔ وہ درجات عرفان میں بلند ہوگا۔ یہ مقابلہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ آم کے دو اعلیٰ درجہ کے درختوں میں کیا ہو کہ ایک میں پھل زیادہ آئیں اور دوسرے میں کم یعنی مقدار کا مقابلہ ہوگا ؛

ایک مکان نہایت اعلیٰ درجہ کا تعمیر کیا جاوے۔ جو نہایت خوبصورت ہو۔ اس میں بظاہر کوئی نقص بھی نہ معلوم ہوتا ہو۔ مگر جب اس کو کوئی انجنیئر دیکھے۔ اور وقت نظر کے بعد بتائے کہ کچھ نقص ہے۔ تو وہ نقص فروعی ہوگا۔ ایسا نقص عمارت کی شان میں مضبوطی اور آرام میں کوئی نقص نہیں پیدا کرے گا۔ پس اصول کی موجودگی میں ایمان نہیں ہے۔ اور فروعات کی موجودگی میں مدارج عالیہ حاصل ہوتے ہیں ؛

اب اظہار کے متعلق کچھ بیان کی ضرورت نہیں سوائے مختصر کے کہ کس طرح اظہار کرے۔ مگر ضرورت اعمال کے متعلق بیان کرنے کی ہے ؛

چونکہ اعمال ایسے ہیں جو صاف نظر آتے ہیں اسلئے

میں پہلے اعمال کے حصہ کو بیان کروں گا۔ انشاء اللہ ارادہ ہے۔ کہ ایک دو عمل لے کر جب تک مناسب ہو ان کی تفصیل بیان کر دیا کروں۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا اثر دل سے دل پر پڑتا ہے۔ صوفیا کا طریق تھا کہ دل سے دل کو بڑھاتے تھے۔ وہ تمام سبق اسی طرح پڑھتے تھے۔ وہ بات زبان سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو ایک قلب سے دوسرے قلب کو بجلی کی رَو کی طرح حاصل ہوتی ہے۔ الفاظ کا اثر کانوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ مگر الفاظ بعض کیفیات کے متحمل نہیں ہو سکتے اصل سبق تو وہی تھے۔ جو قلوب کے ذریعہ توجہ سے ہوتے تھے۔ مگر آج کل کے جھوٹے صوفیوں نے جن کا نام توجہ رکھا ہے یہ نہیں۔ وہ سچی خواہش اور کامل تزکیہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظل اور بروز رکھا ہے۔ ایک شخص خواہ کیسا ہی فصیح البیان ہو۔ الفاظ کے ذریعہ ایک تصویر کو نہیں دکھا سکتا۔ لیکن اگر فوٹو سامنے رکھ دیا جائے۔ تو فوراً تصویر کی تمام چیزیں نظر آ جائینگی۔ یہ سبق نہایت کار آمد اور اہم ہے۔ لیکن اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ پس بعض تفصیلات الفاظ کے ذریعہ ادا نہیں ہو سکتیں بلکہ بروز کے طور پر آتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہتا چلا جائے کہ ناک ایسی ہے۔ کان ایسے ہیں۔ آنکھ ایسی ہے۔ مگر کوئی چیز ہو بہو سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ ہاں فوٹو کے ذریعہ سب کچھ سمجھ میں آ جاتا ہے ؛

قرآن میں ایسے الفاظ کو لیا گیا ہے۔ جو دیکھنے کے ساتھ ہی ظاہر الفاظ سے کہیں زیادہ دل پر اثر کرتے ہیں اور عجیب حقایق و معارف دل پر ان بعض الفاظ سے کھلتے ہیں۔ یہ بات میں نے حضرت صاحب کے کلام میں بھی دیکھی ہے۔ آپ کی کتاب کو پڑھتے ہوئے عجیب عالم ہوتا ہے۔ آپ کے کلام سے الفاظ کے علاوہ اور عجیب کیفیت دل پر طاری ہوتی ہے۔ جو تمام الفاظ کے ذریعہ ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح قرآن مجید کو پڑھنے سے تو قلب میں ایک خاص حالت پیدا ہو جائیگی ؛

میں نے حضرت صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی۔ میں ہر ایک کتاب کو تھوڑے سے وقت میں بہت پڑھ سکتا ہوں لیکن براہین احمدیہ کو میں بہت دیر میں بہت ہی تھوڑا پڑھ سکتا تھا۔ وجہ یہ کہ ایک ایک سطر پر دل کی حالت اور سے اور ہوتی جاتی تھی۔ اور نہیں معلوم ہوتا تھا کہ ہجوم مضامین کے باعث میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہوں۔ پس ان الفاظ میں معنی مخفی ہوتے ہیں جو دل پر کھلتے ہیں۔ ان کے پڑھنے کے بھی اصول ہیں ؛

غرض تفاصیل میں ایسے حصہ ہیں۔ جن کو الفاظ میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ قلبی طور پر حاصل ہوتے ہیں بعض دفعہ خاموشی میں ہی وہ حاصل ہوتے ہیں۔ تاہم میں نمونہ کے طور پر اعمال و عقائد کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ لیکن وقت آج بھی نہیں رہا انشاء اللہ اگلے جمعہ میں بیان کروں گا ؛ (الفضل)

تاریخ اسلام کا ایک ورق

اسلامی تاریخ کے بعض واقعات اس عنوان کے نیچے ایک خاص طرز پر انشاء اللہ شایع ہونگے۔ پہلے اوائل اسلام کا کوئی واقعہ دیا جائے گا۔ اور اسکے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اسکی ہمرنگ مثال پیش کی جائیگی۔ وباللہ التوفیق۔ میری غرض تاریخ اسلام کے اس متوازی اوراق کی اشاعت سے یہ ہے تا ہماری جماعت میں حیات اسلامیہ کی روح پیدا ہو۔ اور پہلوں کے واقعات آخری عہد والوں کے لئے موجب نصیحت ہوں۔ خدا تعالےٰ اس غرض میں ہم کو کامیاب کرے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

(۶۵)

سولی پر اسلام کی سب سے پہلی لاش

نام ونسب | نام نامی خبیب تھا۔ اور قبیلۂ اوس سے تھے سلسلۂ نسب یہ ہے۔ خبیب بن عدی بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جحجی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن مالک بن اوس ؛

اسلام | ہجرت سے قبل مسلمان ہوئے ؛

غزوات | غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ چیزوں کی نگرانی سپرد تھی۔ اس غزوہ میں انہوں نے حارث بن عامر بن نوفل کو قتل کیا ؛

سنہ ۳ھ میں غزوۂ رجیع ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت انصاری کو دس آدمیوں پر امیر بنا کر جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ عسفان اور مکہ کے درمیان میں ہذیل کا ایک قبیلہ لحیان رہتا تھا۔ اس کو خبر ہو گئی۔ تو سو تیر اندازوں نے اس مختصر جماعت کو آکر گھیر لیا۔ سات آدمی اسی جگہ لڑ کر قتل ہو گئے۔ تین شخص جنمیں ایک حضرت خبیب رضی بھی تھے زندہ بچے۔ انکی جان بخشی کا عہد و پیمان ہوا۔ اور پہاڑی پر سے نیچے اُترے۔ ان لوگوں نے کمانوں کے تار کھول کر ان کے ہاتھ باندھے۔ ایک غیرتمند اس بے عزتی کو نہ دیکھ سکا۔ اور مردانہ وار جان لڑا دی۔ اب صرف دو شخص باقی رہگئے۔ ان کو لیجا کر مکہ کے بازار میں فروخت کیا۔ اسلام کے اس یوسف کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا۔ جسے غزوہ بدر میں انہوں نے قتل کیا تھا ؛

عقبہ بن حارث نے اپنے گھر میں لاکر قید کیا۔ ہاتھ میں ہتھکڑیاں پہنائیں۔ اور موہب کو نگرانی پر تعینات کیا۔ عقبہ کی بیوی کھانا کھلاتے وقت ہاتھ کھول دیا کرتی تھی۔

کئی مہینہ قید رہے۔ اشہر حرم گذر گئے تو قتل کی تیاریاں ہوئیں۔ حضرت خبیب نے موہب سے تین باتوں کی درخواست کی تھی (۱) مجھکو میٹھا پانی پلانا (۲) بتوں کا ذبیحہ نہ کھلانا (۳) قتل سے پہلے خبر کر دینا۔

یہ اخیر درخواست عقبہ کی بیوی سے بھی کی تھی۔ قتل کا ارادہ ہوا۔ تو اس نے ان کو آگاہ کر دیا۔ انہوں نے طہارت کیلئے اس سے استرہ مانگا۔ اس نے لاکر دیدیا۔ اس کا بچہ کھیلتا کھیلتا انکے پاس چلا آیا۔ انہوں نے اس کو اپنی زانو پر بٹھالیا ماں کی نظر پڑی تو دیکھا ننگا استرہ ان کے ہاتھ میں ہے اور بچہ انکی زانو پر ہے۔ یہ منظر دیکھکر کانپ اٹھی۔ حضرت خبیب نے فرمایا! کیا تمہارا خیال ہے کہ میں اپنے خون کا انتقام اس بچہ سے